ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

ثاقبہ رحیم الدین—ایک منفرد شاعرہ

SAQIBA RAHIMUDDIN IS A UNIQUE POETESS

*ڈاکٹر منزہ منور سلہری

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ABSTRACT:

Saqiba Rahimuddin engraved with the history, politics, culture, Tasawuf (spirituality), social reform and national consciousness in corresponding. She was much interested to write in children's literature. She also wrote fiction and articles and also succeeded while writing poetry. Her writing has great worth in front of readers. The Saqiba published six collections that is (jee ka noor 2006,khamoshi 2007,parda 2008,hawa 2009 and 2013,hussan ki cha main 2010 and chaltay samay 2015)of poetry that reflected affection to Allah and Hazrat Muhammad (S.A.W.W). The importance of life, and love for humanity and nature topics, have seen to be coloring in her poetry. This article enlighted the characteristics of her poetry therefore that the readers can be benefited from it.Saqba Rahimuddin named herself Saqba Noor for poetry. Noor is the pen name of Saqba Rahimuddin. There is a diversity of themes in your poetry. Love for Allah, love for the Prophet, Sufism, morality, love, respect for humanity, nature, all these themes are prominent in poetry. The themes that Saqba Rahimuddin included in his writings while writing prose are also present in poetry.

Key words: *Saqiba Raheem ud din, history, tasawuf, nature, humanity, culture*

ثاقبہ رحیم الدین مختلف موضوعات پر یکساں مہارت رکھتی ہیں۔ ایک ہمہ جہت اور نفیس خاتون کے طور پر انہیں عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ بات ہمارے خوشگوار حیرت کا باعث ہے کہ ثاقبہ رحیم الدین بیک وقت مذہب، تاریخ، ادب، سیاست، ثقافت، تصوف، معاشرتی اصلاح اور قومی شعور جیسے اعلیٰ موضوعات پر قلم اٹھایا اور اس حوالے سے بہت معروف ہیں۔ ثاقبہ رحیم الدین گزشتہ نصف صدی سے تواتر اور تسلسل کے ساتھ مختلف اُردو ادب کی مختلف اصناف میں اپنے قلم کے ذریعے روشنی پھیلا رہی ہیں۔

بچوں کے ادب کے حوالے سے ثاقبہ رحیم الدین کا نام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بہت کم ادیب بچوں کے ادب کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ ثاقبہ نے بچوں کی تعلیم و تربیت اور اخلاقیات پر خاص توجہ دی ہے اور اپنی تحریروں میں ایسے موضوعات لے کر آئی ہیں جن سے بچوں کے ذہن روشن ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے لیے سبق آموز کہانیوں کے علاوہ افسانے، شاعری، مضامین، تقاریر، مرتب فرضی ہر تحریر میں اپنی الگ پہچان بنائی۔ ثاقبہ رحیم الدین کی تحریروں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے فخر زمان کہتے ہیں۔

"ایک اچھی شاعرہ، عمدہ افسانہ نگار اور مشتاق نثر نگار ثاقبہ رحیم الدین" نے اپنی علمی و ادبی سفر کا آغاز ثاقبہ رحیم الدین کے نام سے کیا۔ اپنی مقصدی تحریروں، نظموں، قومی و ملی شعور سے بھرپور کہانیوں اور تاریخی و تہذیبی عوامل پر لکھی جانے والی تحریروں کے ذریعے انہوں نے علم و دانش کی روشنی سے ماحول کو جگمگانے کی کوشش کی ہے۔ اسلامی عقائد، ملی افکار، قومی شعور اور ادبی موضوعات پر جب وہ قلم اٹھاتی ہیں تو ان کی تحریریں روانی، علم، شعور اور آگہی سے بھرپور صورت اختیار کرتے ہوئے قارئین کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں"(1)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

ثاقبہ رحیم الدین کے چھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ان مجموعوں کے نام یہ ہیں۔ جی کا نور(2006)، خاموشی (2007)، پردہ(2008)، ہوا(2009)، حسن کی چاہ میں (2010)، چلتے سے(2015)۔ ان مجموعوں میں نظمیں اور غزلیں شامل ہیں۔ لیکن ثاقبہ کی شاعری کو شاعرانہ کلام کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ ثاقبہ رحیم الدین کے سارے مجموعے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر کے عکس ہیں۔ کمپوزنگ نہیں کی اس کے باوجود اتنی اچھی خوبصورت تحریریں اور لکھنے میں کہیں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔ ہر مجموعے میں ہر کلام سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتی ہیں جو اللہ سے والہانہ محبت کا ثبوت ہے۔

ثاقبہ رحیم الدین نے شاعری کے لیے اپنا نام ثاقبہ نور رکھا ہے نور ثاقبہ رحیم الدین کا تخلص ہے۔ آپ کی شاعری میں موضوعات کا تنوع پایا جاتا ہے۔ اللہ سے عشق، عشق رسولؐ، تصوف، اخلاقیات، پیار و محبت، انسانیت کا احترام، فطرت یہ سب موضوعات شاعری میں نمایاں ہیں۔ ثاقبہ رحیم الدین نے نثر تحریر کرتے ہوئے جو موضوعات کو اپنی تحریروں میں شامل کیا ہے وہ ہی موضوعات شاعری میں بھی موجود ہیں۔

آزاد شاعری یا نثری شاعری اکثر اوقات ہمیں اُردو ادب میں مل جاتی ہے جس میں شاعری میں وزن کے بجائے شاعری کے موضوعات پر زور دیا ہے۔ ثاقبہ نور شاعری کے ان اصولوں کو جانتی تھی لیکن انہوں نے شاعری میں اپنی بات دل تک پہنچانے کو زیادہ ترجیح دی جس میں ثاقب نور کامیاب ہوئی ہیں۔ ثاقبہ نور کے کسی بھی شعری مجموعے کو دیکھ لیں سب میں تقریباً موضوعات کی یکسانیت ہے لیکن ہر بار انداز مختلف ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی شاعری میں دل کی کیفیات کو ایسے بیان کیا ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کی شاعری میں ہوا جیسی روانی، خنکی، آہنگ اور شگفتگی کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ انہیں اپنی ذات میں مگن اور محو رہنا بھاتا ہے

ثاقبہ رحیم الدین نے شاعری کے لیے اپنا نام ثاقبہ نور رکھا ہے نور ثاقبہ رحیم الدین کا تخلص ہے۔ آپ کی شاعری میں موضوعات کا تنوع پایا جاتا ہے۔ اللہ سے عشق، عشق رسولؐ، تصوف، اخلاقیات، پیار و محبت، انسانیت کا احترام، فطرت یہ سب موضوعات شاعری میں نمایاں ہیں۔ ثاقبہ رحیم الدین نے نثر تحریر کرتے ہوئے جو موضوعات کو اپنی تحریروں میں شامل کیا ہے وہ ہی موضوعات شاعری میں بھی موجود ہیں۔

آزاد شاعری یا نثری شاعری اکثر اوقات ہمیں اُردو ادب میں مل جاتی ہے جس میں شاعری میں وزن کے بجائے شاعری کے موضوعات پر زور دیا ہے۔ ثاقبہ نور شاعری کے ان اصولوں کو جانتی تھی لیکن انہوں نے شاعری میں اپنی بات دل تک پہنچانے کو زیادہ ترجیح دی جس میں ثاقب نور کامیاب ہوئی ہیں۔

ثاقبہ نور کے کسی بھی شعری مجموعے کو دیکھ لیں سب میں تقریباً موضوعات کی یکسانیت ہے لیکن ہر بار انداز مختلف ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی شاعری میں دل کی کیفیات کو ایسے بیان کیا ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کی شاعری میں ہوا جیسی روانی، خنکی، آہنگ اور شگفتگی کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ انہیں اپنی ذات میں مگن اور محو رہنا بھاتا ہے۔

جذبات کی سچائی ثاقبہ رحیم الدین کی شاعری کی اہم خصوصیت ہے۔ جذبات کی سچائی نے ان کی شاعری میں کشش احساس پیدا کیا ہے جسے قاری پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ "پیارے سرخرو کرو" نظم میں جذبات کی عکاسی بہت خوبصورتی سے کی ہے چند اشعار دیکھیں:

"میرے مالک میرے پیارے ﷺ کو اتنی اجازت دے دو
ہم دیوانے دکھیارے کا ہاتھ تھام لیں
جیون کا کیا ایک سفر تھا سو بیت گیا
اگلے جہاں کا غم ہے پیارے سرخرو کرو"(3)

ثاقبہ رحیم الدین ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ آپ کی نثر ہو یا شاعری دونوں میں موضوعات تقریباً ایک جیسے ہیں۔ ثاقبہ نور کی شاعری ان کی نثر کی توسیع محسوس ہوتی ہے۔ اللہ اور رسولؐ سے والہانہ محبت ان کی سب تحریروں میں نمایاں ہیں۔ شعری مجموعہ میں ایک بڑا حصہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جس میں ثاقبہ نور مسجد نبویؐ جا کر جو محسوس

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

کرتی ہیں وہ کیفیت بیان کی ہے۔ مدینہ جاتے ہوئے، اعتکاف مکمل ہونے کے بعد، مسجد نبویؐ کے صحن میں بیٹھ کر بہت نعتیہ کلام لکھا۔ آپ کے نعتیہ کلام میں جذبات کی سچائی واضح نظر آتی ہے۔ نعتیہ کلام کے کچھ اشعار دیکھیں:

تمؐ ازل تا ابد روشنی ہو
ہم تو ذرا سے روشن ہیں
تمؐ روشنی کے ساتھ نور بھی ہو
ہم اس نور میں پاگل ہیں
اپنے نور کی جھلکیاں دیں تمؐ نے
چاند سورج جگنو پھول کو"(4)

فطرت سے محبت، پھول، چرند پرند، انسانوں سے پیار یہ سب خوبصورت پیغام ثاقبہ رحیم الدین کی شاعری میں ملتا ہے۔ یہ سارے موضوعات مل کر ان کی شاعری کو بہت متاثر کن بنا دیتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں کے ساتھ ان کی محبت بے مثال ہے۔ ثاقبہ کی نثر کی طرح ان کی شاعری بھی نصیحت آموز ہے۔ یہ شاعری ہمیں امید دلاتی ہے زندگی گزارنے کے روشن راستے دکھاتی ہے۔ اس حوالے سے بات کرتے ہوئے زاہد حسن چغتائی لکھتے ہیں:

"ثاقبہ نے نئے جہان آباد کرنے کے لیے روشنی در روشنی دائروں کے ساتھ چلتے ہوئے قوسِ قزح کے رنگوں کا امتزاج جس خوبی کے ساتھ برتا ہے وہ انہی کا حصہ کہا جا سکتا ہے اور اس بولڈ ایکس پیری منٹ نے ان کی نثر اور شاعری دونوں کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ وہ نثر نگار نہیں حسن فطرت کی نقاش ہیں اور شاعرہ نہیں بلکہ مصورہ ہیں کہ جن کی تخلیق کا جو بن پہلو دار اور قدرت کی بیش بہا نعمتوں کا پورا اظہار بن گیا۔ اسی طرح ان کی شخصیت اور فن دونوں ماورائی خدوخال سے بہرہ مند ہو کر روح اور ذہن دونوں کو بیک وقت مسخر کرتے نظر آتے ہیں"(5)

تصوف بھی ان کی شاعری کا اہم موضوع ہے اللہ سے تعلق استوار کرنے کے لیے انسان میں کیا خوبیاں ہونی چاہیے وہ ان کی شاعری میں بخوبی نظر آتی ہیں۔ دکھ درد بانٹنا انسانیت کا خیال رکھنا اللہ کے نیک بندوں میں کیا نشانیاں ہوتی ہیں ان موضوعات پر بھی شاعری کی ہے اور اپنی شاعری کے ذریعے انسانیت سے محبت کا درس دیا ہے "اللہ والوں کی نشانیاں"

کم خوری، کم گوئی، کم خوابی "
اللہ والوں کی نشانیاں
اوروں کے غم اپنے غم
محبت کی نشانیاں
سب کا درد، اپنا درد
عشق کی نشانیاں
اللہ پیارا جاں سے پیارا
باقی سب نشانیاں" (6)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

ثاقبہ رحیم الدین کی شاعری میں خود کلامی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ خود کلامی اللہ تعالیٰ سے بھی ہے حضرت محمدؐ سے بھی خود کلامی کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ اللہ اور رسولؐ سے ملنے کی بار بار خواہش کرتی ہیں۔ خود کلامی میں انسان اکثر بے خودی کی کیفیت میں ہوتا ہے۔ ثاقبہ نور کی پاکیزہ اور والہانہ محبت ہے جس کی وجہ سے بے خودی کے عالم میں شاعری میں اللہ اور رسولؐ کے لیے تم کا لفظ استعمال کرتی ہیں اور اپنے لیے ہم استعمال کرتی ہیں۔ منشایاد اسی موضوع پر بات کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ہاں یہ ایک دلچسپ بات ہے وہ خود کو ہر جگہ ہم کہتی ہیں اور دوسروں کو خواہ وہ اللہ اور رسولؐ، ابا میاں، چچا جان، بڑا بھائی یا بیٹا ہو "تم" کہہ کر مخاطب ہوتی ہیں البتہ تو کسی کو " (نہیں کہتیں" (ص 33،34 برسات)

"جب سب پردے اٹھا دیئے تم نے
سارے پردے گرا دیئے ہم نے" (7)
"جو کچھ ہم چاہیں تمہیں معلوم ہے
جو تم چاہو، نہیں معلوم ہے" (8)

ثاقبہ نورؔ کے شعری مجموعوں میں اکثر اپنے پیاروں سے بچھڑنے، پرانی، یادیں جو انہیں اداس کر دیتی ہیں جیسے موضوعات بھی ملتے ہیں۔ یہ اداسی ان کی شاعری میں سمٹ آئی ہے اداسی کے حوالے سے نظم "جسے چاہا تھا بہت......" دیکھیں

گہری اداسی ہے "
یا گھٹا چھائی ہے
تھم گئے ہیں
پلکوں پہ آنسو
سرخی چھائی آنکھوں پہ
ساتھ چھٹا ارمانوں کا
ساری چاہتوں کا
گزرا ایک زمانہ
پر چھٹی نہ سرخی
بوجھل آنکھوں کی
ویرانی ٹھہر کے رہ گئی" (9)

علامتیں اردو شاعری میں بہت اہمیت رکھتی ہیں علامتوں کے ذریعے شاعر اپنے دل کے جذبات و احساسات کو ظاہر کرتا ہے۔ علامتوں کا استعمال آسان نہیں ہوتا۔ علامتیں بات کو گہرائی سے بیان کرنے اور پیغام کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ محبت، قربانی، نفرت، بہادری وغیرہ کے لیے ایسی علامتیں استعمال ہوتی ہیں جن میں یہ خوبیاں ہوں۔ ثاقبہ رحیم الدین نے بھی اپنی شاعری میں بعض مقامات میں علامتوں کا استعمال کیا ہے۔ ثاقبہ نورؔ نے جو علامتیں استعمال کی ہیں ان میں بیر ہوٹی (ایک کیڑ) چڑیا، سمندر، مینا، تارا، سورج وغیرہ ان علامتوں کو بہت خوبصورتی سے اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے۔ اس حوالے سے ایک نظم "تارا شام کا" دیکھیں

"سورج ڈھلے بار بار ہمیں کیوں خیال آتا ہے

رات ذرا دور ہے، تارا شام کا کیوں آتا ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

چاند ہے چھپا ہوا تارے کو کیا جلدی ہے

کیا شام کی سرخی پہ اسے پیار آتا ہے

آنے کی اور جانے کی، دونوں بات کی جلدی ہے

رات تو آنی ہے، سب کو ستانا کیوں آتا ہے" (10)

ثاقبہ نور کی شاعری میں کچھ انگریزی الفاظ بھی ملتے ہیں اس کے علاوہ قرآنی آیات کو بھی انہوں نے اپنی شاعری میں شامل کیا۔ ایک مصرعہ اُردو کا اور دوسرا مصرعہ قرآنی آیات کہیں کہیں ملتا ہے۔ یہ امتزاج پڑھنے والے پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ ان کی کچھ نظموں کے عنوان کا ایک لفظ انگریزی کا ہے۔ دیکھیں نظم کا عنوان "آخر Problem کیا ہے" (خاموشی، ص24) "کبھی تو Please خواب میں آؤ" (خاموشی، 72) "زندگی dance drama بنتی جاتی ہے"

انگریزی الفاظ کو مصرعوں میں بھی شامل کیا ہے ایک شعر دیکھیں

"بنتی جاتی ہے Dance Drama زندگی

دھن بھی، لے بھی، رقص بھی، کہانی بھی

اور نشہ Dance Drama روشنیاں

طاری رہے کیا کہنے، اترتے ہی روح دم توڑتی ہے" (11)

قرآن کی آیت کو شاعری میں اسی طرح شامل کیا ہے۔

"ایسے میں یہی ورد جاں رہتا ہے

انما ولیکم اللہ ورسولہ" (12)

ثاقبہ نور نے اپنی شاعری میں بہت خوبصورت تصویر کشی کی ہے۔ ان کی شاعری پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے ہم تصویریں دیکھ رہے ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سارا منظر آجاتا ہے جو ثاقبہ نے اپنی نظم یا غزل میں تحریر کیا ہوتا ہے۔ زیادہ تر تصویر کشی مدینہ، مکہ، روضہ رسولؐ، خانہ کعبہ ان موضوعات کی شاعری میں بہت کی گئی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ثاقبہ کے ساتھ ہم خود ان جگھوں پر موجود ہیں جن کا ذکر ثاقبہ نے اپنی شاعری میں تحریر کیا ہے۔ ان کی تحریروں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے پروفیسر خواجہ محمد زکریا رقم طراز ہیں:

> "ثاقبہ صاحبہ نے اسلامی تاریخ، برصغیر کی تاریخ، پاکستان کا منظر نامہ، میدان، رہگزار، پہاڑ، ساحل، لہلہاتی فصلیں، پرندے، جانور، پھل، پھول، افراد وغیرہ کی خوب تصویر کشی کی ہے۔" (13)

محبت ایسا جذبہ ہے دلوں سے نفرتیں ختم کرتا ہے اور معاشرے خود غرضی، لالچ سے دور رہتا ہے۔ محبت کے خلوص کی وجہ سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ محبت ہر انسان کی زندگی اور ضرورت ہے۔ یہی جذبہ ہمیں ثاقبہ نور کی شاعری میں بھی نظر آتا ہے اگرچہ ثاقبہ نورؔ کی محبت کا محور رحمت اللعالمینؐ ہیں۔ آپؐ سے محبت اور خلوص ان کی شاعری میں جابجا نظر آتا ہے۔ لیکن کہیں کہیں محبت کی کسک نظر آتی ہے جو اپنوں کے بچھڑنے کی وجہ سے ہے۔ اپنے بھائی کی یاد میں ایک نظم دیکھیں:

"کبھی کلفٹن کنارے، کبھی ملیر کے باغوں میں

تم دوڑے لگاتے ہم پکڑ نہ پاتے تھے

ساتھ تمہارے پتنگ اڑاتی، تیرنا سیکھا، سائیکل چلا کر

کوئی نہ جانے، تمہاری یادوں سے ہم نے جھول بھرلی" (14)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

ثاقبہ نور بہت اچھی شاعرہ ہیں وہ الگ بات ہے کہ ان کی طبیعت اوزان و، قوافی ورد یف سے متاثر نہیں ہوتی بلکہ ان سارے اصولوں سے آزاد ہو کر شاعری کی ہے۔ آزاد شاعری یعنی نثری نظمیں اور نثری غزلیں تحریر کی ہیں کیونکہ آپ کا مقصد نور پھیلانا تھا۔اس لیے بحور و اوزان کو بالائے طاق رکھ کر بہت عمدہ شاعری کی ہے اور اپنے دل کی کیفیات کو نہایت سادہ انداز میں قاری تک پہنچایا۔بحور و اوزان اور قافیہ و ردیف کے حوالے سے بات کرتے ہوئے راشد حمید اپنے مضمون ”روشنی کی شاعرہ“ میں ثاقبہ نور کے حوالے سے بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہماری آج کی شاعرہ(ثاقبہ نورؔ) اپنی شاعری میں کسی بندش اور قید کو قبول نہیں کرتی ”اگر کوئی کہے ان کے اشعار مروج شعری معیار پر پورے نہیں اترتے تو میں کہوں گا کہ بھائی ہماری شاعرہ نے اس نوع کا دعویٰ کیا ہی کب ہے؟ یہ تو دل کی کچھ باتیں ہیں جن کو بڑی سادگی کے ساتھ لفظوں کا روپ دے دیا گیا ہے۔ یہ نظمیں، غزلیں اور اشعار نہیں یہ تو دل ناصبور اور آہیں بے قرار سے نکلنے والی ان سوچوں کی لفظی صورتیں ہیں جو انسان کے جسم کے ساتھ ساتھ روح کو بھی گھائل کر رہی ہیں "(15)

شاعری کی مثال ملاحظہ کریں:

"گر ہمارے نہ پنکھ ہوتے
اڑ جاتے ہم کبھی کے
دور جا کے بس رہتے
آتے ہم پھر کبھی
دنیا ایک خواب ہوئی
یہاں کے لوگ کہانیاں" (16)

ثاقبہ نورؔ کی زندگی میں تمام سہولتیں موجود ہیں جو ہر انسان کا خواب ہوتا ہے۔زندگی کی تمام آسائشیں دستیاب تھیں لیکن ان آسائشوں کی ثاقبہ نورؔ کے سامنے کوئی وقعت نہیں ہے۔ثاقبہ بہت سادہ طبیعت کی مالک ہیں۔اس لیے وہ اپنی شاعری میں اپنے آپ کو فقیر کہتی ہیں جنھیں دنیا کی دولت سے کوئی غرض نہیں دین اور انسانیت کا خیال رکھنا ضروری ہے چند اشعار ملاحظہ کریں۔

"نام ونشاں زمانے سے گم ہوئے
کام کچھ کیے نہیں، جھولی خالی ہے
ایک عالم بے خبری ہے اور ہم ہی
ہم فقیر بے نوا کیا کریں کہاں جائیں"(17)

غرض ثاقبہ کی شاعری میں وہ تمام خصوصیات ہیں جو ایک اچھی شاعرہ میں ہونی چاہیے۔ثاقبہ نورؔ کی تحریروں میں بہت تنوع پایا جاتا ہے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اسے خوب سے خوب تر کر دیا۔حقیقت یہ ہے کہ ثاقبہ کو سادگی بیان میں کمال حاصل ہے۔یہ مہارت ان کی شاعری میں جلوہ گر ہے۔اس وجہ سے ثاقبہ نور کی شاعری شگفتگی اور الفاظ کی تازگی کے ساتھ قاری کی روح میں اتر جاتی ہے۔آپ کی تحریریں زندگی کے روشن پہلو کو ہمیشہ اجاگر کرتی ہیں۔

ثاقبہ نور کی شاعری میں منفی پہلو کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ آپ بڑے حکیمانہ انداز میں زندگی کے واقعات کا ذکر کرتی ہیں۔اخلاقی اقدار کی عظمت اور انسانی فکر کا احساس ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔وہ اپنی سوچ اور فکر سے انسان کے دکھوں کا مداوا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ان کی تحریروں میں فنی خلوص کار فرما ہے جس سے ثاقبہ رحیم الدین ثاقبہ نور بن گئیں۔ثاقبہ نور کا خوبصورت شاعری کا سفر کامیابی سے جاری ہے اور جاری رہے گا انشاءاللہ۔یہ نور ہماری شاعری کو ہمیشہ منور کرتا رہے گا۔

حوالہ جات

1۔ فخر زمان، مضمون: پر عزم اور باصلاحیت: ثاقبہ رحیم الدین، مشمولہ: قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر (کوئٹہ، قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ، 2018)، ص:74

2۔ ثاقبہ نور، حسن کی چاہ،) راولنڈی، الااسما پبلیکیشنز، 2010)، ص:71

3۔ ایضاً، ص:711

4۔ ایضاً

5۔ زاہد حسن چغتائی، مضمون: ثاقبہ کی نظم ونثر کا ماورائی اسلوب، مشمولہ: قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر، مدیر: ڈاکٹر فردوس انور قاضی، ص 711

6۔ ثاقبہ رحیم الدین، حسن کی چاہ، ص:64

7۔ ثاقبہ نور، پردہ، راولپنڈی، پرنٹنگ ایوینیو ہاؤس، 2014، ص:4

8۔ ایضاً

9۔ ایضاً، ص:64

10۔ ایضاً، ص:46

۱۱۔ ایضاً، ص:28

12۔ ثاقبہ نور، چلتے سمے، (راولپنڈی، پرنٹنگ ایوینیو ہاؤس، 2015) ص:571

13۔ خواجہ محمد زکریا، پروفیسر، مضمون: بچوں کا ادب اور ثاقبہ رحیم الدین، مشمولہ: قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر، ص:522

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

14۔ ثاقبہ نور، جی کا نور(،راولپنڈی، پرینٹنگز ایوینیوہاؤس،2014)،ص:62

15۔ راشد حمید، مضمون:روشنی کی شاعرہ، مشمولہ برسات، مرتبہ: کرنل(ر)غلام سرور،(راولپنڈی، الاسماء، پبلی کیشنز،2009)،ص:56

16۔ ثاقبہ نور، ہوا،(راولپنڈی، پرنٹنگز ایوینیوہاؤس،2013)،ص:44

17۔ ثاقبہ نور، چلتے سمے،(راولپنڈی، پرنٹنگ ایوینیوہاؤس،2015)،ص:100